السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ بغیر تجوید مروجہ کے جانے کسی کی نماز نہ ہوگی اور ہر شخص پر تجوید سیکھنا فرض ہے، کیا واقعی وہ عالم یا حافظ یا غیر حافظ جو تجوید نہیں جانتے ان کی نماز نہیں ہوتی ؟ اور کیا ورتل القرآن ترتیلا (المزمل : 4) سے فرضیت تجوید القرآن ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ لغت میں ''تجوید،، کے معنی : تحسین کے ہیں ۔ اور قراء کی اصطلاح میں : تجوید تمام حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات کے ادا کو کہتے ہیں (فوائد مکیہ قاری عبدالرحمٰن مکی) ۔ ''التجوید : ہولغۃ : التحسین، واصطلاحا إعطاء الحروف ماتسحقۃ من الصفات،، (مفتاح التجوید لعبداللہ بن ابراہیم المکی). د

وہو اعطاء الحروف حقہا من صفۃ لہا و مستحقہا

ورد کل واحد لأصلہا وللفظ فی نظیرہ کمثلہ

مکملا من غیر ماتکلف باللفظ فی النطق بلا تعسف

(متن الجزریہ للشیخ ابن الجزری الشافعی)

علم قراءت میں تجوید کے تین مرتبے ہیں (الترتیل : وہو التأنی بالقراءۃ (2) الحدر، وہو الإسراع بہا (3) التدویر : وہو مرتبۃ بینہما ، علماء قرات قواعد تجوید کے مطابق قرآن پڑھنے کو نہایت ضروری قرار دیتے ہیں ۔ تجوید سے نہ پڑھنے والے کو گنہگار کہتے ہیں : ''العمل بہ فرض علی کل مکلف قاری،، (مفتاح التجوید).

والأخذ بالتجوید حتم لازم من لم یجود القرآن آثم

لأنہ بہ الإلہ أنزل وہکذا منہ إلینا وصلا

وہو ایضا حلیۃ التلاۃ وزینۃ الاداء القراءۃ

-(متین الجزریہ ملاعلی قاری ص : 17، 18، شیخ الاسلام زکریا انصاری : 63)

اور علماء حنفیہ اپنے فتاووں میں : تنضید وتنسیق یعنی : ترتیب و تنظیم کے ہیں ''الترتیل التنضید والتنسیق وحسن النظام ، یقال ثغر رتل ، ای حسن التنضید کنور الأقحوان ، وقیل مستوی البنیان ، وقیل مفلج الأسنان ویقال رتل الشئ، : تناسق وانتظم انتظاما حسنا،، مفسرین نے (رتل القرآن ترتیلا) کی قریب قریب ایک ہی تفسیر کی ہے ۔

قال بعضہم : ''بین حروفہ وتان فی اداءہا ، وقیل اقراءہ علی مہل تدبر ، وقیل : اقراءہ علی تودۃ بتبیین الحروف وحفظ الوقوف وإشباع الحرکات ، بحیث یتمکن السامع من عدہا، قال الزجاج ، : ترتیل القرآن وہو أن تحصیل إلا بتبیین الحروف وإشباع الحرکات،، اور تفسیر ابن جریر (14 126) میں ہے : ''قال مجاہد : ترسل فیہ ترسلا-،، ان تمام معنوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کو مد اور وقوف وحرکات کی پوری رعایت کرتے ہوئے، اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے کہ تمام حروف اپنے مخارج سے ادا ہو کر ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں ۔ یہاں تک کہ سننے والا اگر حروف کو شمار کرنا چاہیے تو شمار کرسکے ۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی قراءت ایسی ہی ہوتی تھی ۔

- عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا : كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : «كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا» ،، أخرجہ البخاری (1)

– عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، قَالَتْ : «مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا» ،، أخرجہ النسائی (2)

روی الترمذی عنہا '' قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقول ، الحمد للہ رب العالمین ، ثم یقف ، الرحمن الرحیم ثم یقف ، وکان یقول مالک یوم الدین ثم یقف ، وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا : کان یقراء (3) السورۃ فیرتلہا حتی تکون اطور من اطول منہا،،

ترتیل،، اور ''تجوید،، دونوں ایک چیز ہے یا دونوں میں فرق ہے ؟ ''

حضرات قراء نے دونوں کوایک قرار دیا ہے اوروہ آیت مذکورہ بالا سے ''تجوید،، کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں ۔ میرے نزدیک دونوں میں فرق ہے اوروہ یہ کہ ترتیل میں تأنی تمہل ، تثبت ، ترسل یعنی : ٹھہر ٹھہر کرپڑھنا مطلوب وملحوظ ہے ،اور تجوید میں اسراع بھی جائز ہے بشرطیکہ حروف وحرکات وسکنات اورصفات حروف میں خلل نہ واقع ہو،پس ''تجوید اصطلاحی ،، عام ہے اور ''ترتیل ،، خاص ۔

ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرتیل ضروری اورلازم ہے ''وتاکید الفعل بالمصدر، یدل علی المبالغۃ وایجاب الأمر علی وجہ لایلتبس فیہ بعض الحروف ببعض ، ولا ینقص من النطق بالحروف من مخرجہ المعلوم ، مع إستیفاء حرکتہ المعتبرۃ ، وانہ لابدمنہ اللقاری ،، (فتح البیان :91/10) ، وکذافی النیسابوری وتفسیر الفخرالرازی ، قال الحافظ فی ''الفتح ،، 9/802 : و''دلیل جوازالاسراع ماتقدم فی احادیث الأنبیاء ، م حدیث أبی ہریرۃ دفعۃ : خفف علی داود القرآن ، فکان یأمربدوابہ فتسرج ، فیفرغ من القرآن قبل أن تسرج ،، انتہی.

عندالحنفیہ قدرمایجوزبہا لصلوۃ ''تجوید،، کا جاننا فرض ہے اگرقدرمایجوزبہ الصلوۃ بغیر تجوید کے پڑھے گا توگنہگار ہونے کے علاوہ ، نماز میں فساد پیدا ہوجائے گا ۔

میرے نزدیک قرآن پڑھنے میں حروف کوان کے مخارج سے ان کی صفات کے ساتھ ادا کرنا ،اورمد ، وقوف وحرکات وسکنات کی پوری رعایت کرنا ضروری ہے ،پس اگرکوئی عالم جس نے باقاعدہ علم قراءت اورفن تجوید نہیں حاصل کیا ہے ،لیکن قرآن پڑھنے میں صحیح طریقے پرحروف کومخارج سے مع ان کی صفات کے اداکرتا ہے ،اورمدوقوف وغیرہ کی رعایت کرتا ہے ، تواس کی نماز میں خلل نہیں واقع ہوگا ۔ قرآن کو صحیح پڑھنے کی فرضیت سے کون انکار کرسکتا ہے ؟ اورظاہر ہے کہ صحیح پڑھنے کےلیے کم ازکم معمولی طورپر مخارج اورصفات حروف اورمدوقوف کا علم ضروری ہے ۔ پس ہر مسلمان مردوعورت پراس کی رعایت ضروری اورلازم ہے ۔ ہاں باوجود کوشش کے کامیابی نہ ہوسکے تووہ عنداللہ معذورہوگا ۔ ''عن جابرقال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأالقرآن وفینا العربی والعجمی ، فقال : اقراوَاکل حسن ، وبجی أقوام یقیمونہ کمایقام القدح ، یتعجلونہ ولایتأجلونہ (ابوداوَد)

واضح ہوکہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا بالاتفاق امرزائد مستحسن اورمستحب ہے ،اورتجوید وترتیل اورحسن صوت میں تلازم نہیں ہے ۔ محض خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کو تجوید سمجھ لینا غلط ہے ۔ جولوگ نماز میں قرآن صحیح طریقہ پرنہیں اداکرتے ، ان کی نماز کراہت سے خالی نہیں ۔ اورافسوس ہے کہ اس زمانہ میں عوام بالخصوص 'اہل حدیث ،، اس معاملہ میں بہت غفلت برتتے ہیں ۔ انہوں نے غلطی سے تجوید میں اہتمام کوخارجیت یاحنفیت کی علامت سمجھ کراس کی تحصیل تقریباچھوڑدی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے علماءتک قرآن غیر صحیح پڑھ جاتے ہیں اورعوام کا توپوچھنا ہی کیا ہے !۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (مصباح بستی شوال وذی العقدہ 1371ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 325

محدث فتویٰ